پریس ریلیز **برائے اشاعت**

اسرائیل صدر کی ہند آمد پر احتجاج

نئی دہلی۔۱۸؍نومبر ۲۰۱۶ء

آج یہاں دہلی کے جنتر منتر پر جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا قاری سید محمد عثمان منصور پوری کی قیادت میں ہندستان کی اہم ملی وسماجی جماعتوں نے متفقہ طور سے اسرائیل کو دہشت گرد ملک قرار دیتے ہوئے اس کے صدر ریولن کی ہندستان آمد کی سخت مذمت کی ہے اور حکومت ہند کو متنبہ کیا ہے کہ وہ دہشت گردی کے سلسلے میں دوہرے معیار سے باز آئے۔اس موقع پر صدر جمہوریہ ہند کے نام ایک میمورنڈم راشٹر پتی بھون جا کر دیا گیا جس پر جمعیۃ علماء ہند، جماعت اسلامی ہند، آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت، انہد، اے آئی یو ڈی ایف، جامعہ کلیکٹو، آل انڈیا تنظیم انصاف، دہلی، میوات وکاس سبھا، شولڈر ٹو شولڈر، فلسطین سولیڈرٹی کمپین لندن وغیرہ کے دستخط تھے، اس میں بھی اسرائیل کو دہشت گرد ملک کہا گیا ہے اور ہندستان سے اپنے تعلقات پر نظر ثانی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔جنتر منتر پر دہلی، مغربی یوپی اور میوات، بنگال اور اڈیشہ سے آئے دو ہزار افراد مختلف قسم کے پلے کارڈ کے ساتھ ’’ریولن واپس جاؤ‘‘ ’’ظالم سے گریاری ہے دیش سے غداری ہے‘‘ ’’ریولن بد آمدید‘‘ ’’دہشت گرد کے ساتھ بھارت کی دوستی منظور نہیں‘‘ جیسے نعرے لگا رہے تھے۔اس موقع پر مولانا قاری سید محمد عثمان منصور پوری صدر جمعیۃ علماء ہند، محمد سلیم انجینئر سکریٹری جنرل جماعت اسلامی ہند، نوید حامد صدر آل مسلم مجلس مشاورت شبنم ہاشمی انہد، ڈاکٹر ظفر الاسلام خاں، مولانا جلال حیدر نقوی جوائنٹ سکریٹری مجلس علماء ہند، مفتی عفان منصور پوری امروہہ، مولانا نیاز احمد فاروقی رکن مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند، مولانا حکیم الدین قاسمی سکریٹری جمعیۃ علماء ہند، قاری شوکت علی ویٹ وغیرہ نے خطاب کیا۔اسی طرح کا مظاہرہ ملک کے دوسرے حصے میں بھی منعقد ہوئے، بہرائچ میں مولانا حیات اللہ قاسمی رکن مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند کی قیادت میں ہزاروں لوگوں نے احتجاج کیا اور وہاں کے کلکٹر کے ذریعہ صدر جمہوریہ ہند کو اپنا میمورنڈم پیش کیا۔جنتر منتر پر لوگوں نے انہد کے ذریعہ پیش کردہ ایک بورڈ پر بھی دستخط کیا جو فلسطین کی حمایت میں اس کے دہلی ایمبیسی کو ارسال کیا جائے گا۔

یہاں جنتر منتر پر صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا قاری سید محمد عثمان منصور پوری نے اپنے کلیدی خطاب میں کہا کہ اسرائیل دنیا میں دہشت گردی کا سرپرست ہے، اپنے قیام سے لے کر آج تک کوئی دن ایسا نہیں گزرا جب اس نے فلسطینیوں پر ظلم وستم نہ کیا ہو، ایسے ملک سے سفارتی تعلق کا دائرہ بڑھانا بہت ہی افسوس کی بات ہے۔انھوں نے کہا کہ اسرائیل کا معاملہ دنیا کے دیگر مسائل سے بالکل الگ ہے، اس نے کچھ طاقتوں کی مدد سے فلسطین کی سرزمین پر قبضہ کیا ہے اور اس میں ظالمانہ طور سے توسیع کرتا جارہا ہے، وہاں کے شہریوں کو اپنے خونی پنجہ استبداد سے بے بس کر رہا ہے، ان کو قتل کرتا ہے اور ان کی بستیوں پر قبضہ کرکے دنیا بھر سے لوگوں کو بلا کر بساتا ہے، ایسے ملک کے صدر کا ہندستان میں استقبال نہیں کیا جاسکتا۔صدر جمعیۃ نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند دہشت گردی کے خلاف طویل جدوجہد کررہی ہے، اس نے ایک سال قبل ۱۸؍نومبر کو آج کے ہی دن اسی جگہ داعش کے خلاف احتجاج کیا تھا، آج بالکل اسی طرح اسرائیل کے خلاف احتجاج کررہی ہے، جو ظاہر کرتا ہے کہ جمعیۃ علماء ہند دہشت گردی کے سلسلے میں کوئی تفریق نہ کرتی ہے اور نہ کسی کو کرنے دے گی۔

جماعت کے اسلامی ہند کے ڈاکٹر سلیم انجینئر نے کہا کہ جب سے اسرائیل سے سفارتی تعلق قائم ہوا ہے ہمارے ملک میں بدامنی اور انارکی بڑھی ہے، جس سال ۱۹۹۲ء میں تعلق قائم ہوا، اسی دن بابری مسجد کا سانحہ ہوا، پھر گجرات فسادات ہوئے۔ڈاکٹر ظفر الاسلام خاں نے کہا کہ ایک دہشت گرد ملک کو آج رول ماڈل کہا جارہا ہے، اسرائیل وہ ملک ہے جس کی بنیاد ہی ظلم اور غصب پر رکھی گئی اور ہندستان کے معماروں نے قیام اسرائیل کے وقت اس کو جود ماننے سے انکار کردیا تھا، مگر آج اسی ملک سے ہتھیار خریدا جارہا ہے، تعلیمی، اقتصادی اور زراعت میں اشتراک کیا جارہا ہے، جس کا ہمیں بہت ہی افسوس ہے۔ہمیں خوشی ہے کہ جمعیۃ علماء ہند نے آج یہاں احتجاج کر کے فرض کفایہ ادا کیا ہے، ہم اسرائیل کے صدر کو فوری طور سے ملک سے جانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

نوید حامد صدر آل انڈیا مجلس مشاورت نے بھی میمورنڈم کی تائید کرتے ہوئے سرکار سے کہا کہ وہ اسرائیل سے اپنے تعلقات سے پہلے کم از کم یہ تو سوچ لے کہ ہمارا ملک بھی دوسروں کے قبضے میں تھا اور ہم بھی آزاد ہوئے ہیں، انھوں نے جمعیۃ علماء ہند کی کوششوں کی بھرپور تائید کی۔مولانا جلال حیدر نقوی نے اپنی طرف سے بھرپور

تعاون کی یقینی دہانی کرائی اور کہا کہ اسرائیل کی دہشت گردی پوری دنیا پر عیاں ہے، مفتی عفان منصور پوری نے اسرائیل سے دوستی کو ملک سے دشمنی قرار دیا۔ پروگرام کے بعد مولانا حکیم الدین قاسمی، مولانا نیاز احمد فاروقی، مولانا یحیی کریمی، مولانا ظہور احمد سہارنپور اور حاجی مبشر پر مشتمل ایک وفد نے راشٹرپتی بھون جا کر صدر جمہوریہ ہند کے نام ایک میمورنڈم بھی پیش کیا۔

میمورنڈم کا متن یہ ہے:

"ہم دہشت گرد ملک اسرائیل کے صدر ریولن کی ہندستان آمد اور ان کے استقبال کی مذمت کرتے ہیں۔ ہندستان کے عوام نے ہمیشہ فلسطینی کاز کی حمایت کی ہے، نیز اسرائیلی جارحیت و دہشت گردی کے متاثرین تباہ حال فلسطینیوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ دہائیوں سے ہمارے ملک کی خارجہ پالیسی انسانی حقوق کے تحفظ اور عالمی امن کی حمایت میں رہی ہے، مگر ان دنوں اس سے انحراف کی راہ اختیار کی جا رہی ہے۔ ہم ہندستان کے عوام، سرکار کے اس رویے کو بالکلیہ طور سے غلط اور ملک کی قدیم تہذیب و روایت کے منافی تصور کرتے ہوئے مسترد کرتے ہیں۔

اسرائیل سے ہندستان کا سفارتی تعلق آج سے پچیس سال قبل قیام امن کی سعی کے طور پر قائم ہوا تھا، جس کا مقصد فلسطین کے عوام کو انصاف دلانے کا ایک پلیٹ فارم مہیا کرنا تھا، لیکن اس سے فلسطینی عوام کو فائدہ نہیں پہنچا تاہم اسرائیل ایسے اقدام سے حوصلہ پا کر عالمی طاقتوں سے رشتہ قائم کرنے میں کامیاب ہو گیا، یہ طاقتیں بھی فلسطین میں جاری انسانیت کش مظالم میں ملوث ہیں۔ ۱۹۹۲ء سے ہندستان اور اسرائیل کے مابین تجارت، معیشت، ٹیکنالوجی، فوج، تعلیم و ثقافت سمیت تمام محاذوں پر تعلقات میں اضافہ ہوا ہے لیکن فلسطین کے عوام امن و انصاف کے قیام سے اب تک کوسوں دور ہیں۔

ہمارا یہ ماننا ہے کہ اسرائیل اور ہند کے مابین تعلقات میں کوئی بھی چیز خوش ہونے اور جشن منانے کی نہیں ہے، نہ تو فلسطینی عوام کے لیے اور نہ ہی ان ہندستانی شہریوں کے لیے جو جمہوریت، امن اور حقوق انسانی کے حامی ہیں۔ حکومت ہند یہاں کے عوام کی اکثریت کے رائے و سوچ کے خلاف اسرائیل کی غیر جمہوری اور مکمل طور سے نسل پرست حکومت کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر چلنے کی کوشش کر رہی ہے۔

ہم اسرائیل کے صدر ریولن کی ہندستان آمد جس کا مقصد ہند اسرائیل کے مابین تعلقات کو مستحکم کرنا ہے، اس لیے بھی مسترد کرتے ہیں کیوں کہ یہ اسرائیل کے ذریعے مسلسل بین الاقوامی قوانین کی مخالفت اور حقوق انسانی کی پامالی کی پشت پناہی کے مترادف ہے۔ اسرائیل نے اپنے مکروہ کردار و عمل سے خطہ عرب کو بدامنی کا گہوارہ بنا دیا ہے اور فلسطینی شہریوں کی اکثریت کو ان کے گھروں سے نکال کر اور ان کی بستیوں کو تباہ کر کے پناہ گزیں زندگی گزارنے پر مجبور کر رکھا ہے، اس کے علاوہ ۱۹۶۷ء سے ناجائز طور پر تسلط حاصل کر کے غزہ اور مغربی کنارے کے عوام پر ہر طرح کے مظالم کو روا کر رکھا ہے۔

ہم اقوام متحدہ کے ادارے یونیسکو کے ذریعے مسجد اقصی اور دیوار براق پر مسلمانوں کے اولین حق کے فیصلے کی پرزور حمایت کرتے ہیں۔ مسجد اقصی مسلمانوں کا قبلہ اول اور نہایت ہی قابل احترام مسجد ہے، اس لیے اس کا تعلق صرف فلسطین سے نہیں بلکہ پوری دنیا کے مسلمانوں سے ہے۔ گزشتہ چند سالوں میں اقوام متحدہ نے مظلوم فسلطینیوں کے حق میں کئی تجاویز منظور کیے ہیں، لیکن یہ انتہائی قابل مذمت ہے کہ اسرائیل عالمی برادری اور اقوام متحدہ کے فیصلوں کی مسلسل توہین اور خلاف ورزی کرتا رہا ہے اور مختلف طریقوں سے فلسطینی بچوں، عورتوں اور کمزوروں کو قتل کرتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اسرائیل کو بین الاقوامی حقوق انسانی چارٹرس کی کوئی پروا نہیں ہے۔

اس لیے ہم عالمی برادری، عالم اسلام اور اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ

۱۔ وہ ایک خود مختار آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کے لیے مداخلت کریں، تا کہ پناہ گزیں فلسطینی عوام کی بازآبادکاری اور وطن واپسی کی راہ ہموار کی جائے، نیز اسرائیل کو مجبور کیا جائے کہ وہ عرب مقبوضہ علاقوں کو خالی کر دے اور اپنے توسیع پسندانہ عزائم سے باز آئے۔

۲۔ غازہ کی ناکہ بندی فوری طور سے ختم کرائی جائے۔ اگر عالمی برادری اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کی اسرائیل پروا نہیں کرتا اور تمام تر مطالبات کے باوجود ناکہ بندی کر کے لاکھوں انسانوں کو قید کی زندگی گزارنے پر مجبور کر رہا ہے، تو اس میں کیا تاخیر ہے کہ اسرائیل کو ایک دہشت گرد ملک قرار دینے کی تجویز لائی جائے اور اس پر معاشی پابندیاں نافذ کی جائیں۔

۳۔اب جب کہ مسجد اقصی پر مسلمانوں کی تولیت کا فیصلہ ہوگیا ہے، تو بلا تاخیر بیت المقدس سے اسرائیل اپنا غاصبانہ قبضہ ہٹائے اور اوسلو معاہدہ کے مطابق القدس شہر کا کنٹرول فلسطینیوں کے حوالے کرے۔

۴۔ہم فلسطین کے تعلق سے موجودہ مرکزی حکومت کے انحراف کو ہندستان کی دیرینہ پالیسی سے انحراف کے طور پر دیکھتے ہیں۔ ہندستان نے ہمیشہ فلسطینیوں کی جدوجہد اور آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کی ہر فورم پر کھل کر حمایت کی ہے۔تاہم حال میں یونیسکو میں قبلہ اول کے سلسلے میں ہوئی ووٹنگ سے ہندستان کی دانستہ غیر حاضری، نیز سرجیکل اسٹرائیک کو اسرائیلی اسٹرائک سے مماثلت پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے موجودہ سرکار سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مہاتما گاندھی، جواہر لال نہرو اور اٹل بہاری واجپئی کی راہ پر چلتے ہوئے ظالم اور توسیع پسند اسرائیل سے اپنے تعلقات پر نظر ثانی کرے اور دنیا بھر میں مظلوموں اور کمزوروں کا دوست ہونے کی ہندستان کی روایت کی پامالی نہ کرے۔

اس احتجاجی مظاہرے میں مولانا محمد مدنی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء یوپی، قاری ذاکر مظفرنگر، مولانا امیر اعظم میرٹھ، مولانا عابد دہلی، شیخ علیم الدین اسعدی، ڈاکٹر سعید الدین، عمیق جامعی، مولانا محبّ اللہ ندوی، مولانا مفتی جاوید قاسمی، مولانا ضیاء اللہ قاسمی، مولانا غیور قاسمی، قاری عبدالسمیع، قاری محمد عارف، قاری محمد یامین امروہہ، مفتی بنیامین مظفرنگر، قاری فرقان امروہہ وغیرہ سمیت بڑی تعداد میں اہم ذمہ داران موجود تھے۔مشترکہ طور سے نظامت سے فرائض مفتی عفان منصور پوری اور مولانا حکیم الدین قاسمی نے مشترکہ طور سے انجام دیے جب کہ قاری فاروق کی تلاوت سے مجلس کا آغاز ہوا۔

مدیر محترم! اس پریس ریلیز کو شائع فرما کر شکر گزار کریں۔

جاری کردہ: شعبہ نشرواشاعت جمعیۃ علماء ہند
عظیم اللہ قاسمی
7874012584